Gmail by Google

۵۷۲۶
۳۷/۶/۲

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

أنگوٹھی سے متعلق استفتا

abdulrahman abdullah <raaqi333@gmail.com> 23 February 2016 at 23:08
To: Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

استفتا انگوٹھی.pdf
209K

گرامی قدر جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ چاندی کی انگوٹھی پہننا تو سنت سے ثابت ہے، مگر کچھ نگینوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ بھی سنت سے ثابت ہیں، جیسے عقیق، فیروزہ۔ (1)

پوچھنا یہ ہے کہ:

۱) کیا واقعۃً یہ سنت سے ثابت ہیں اور انہیں سنت سمجھ کر پہنا جا سکتا ہے یا نہیں؟

۲) وہ کون کون سے پتھر ہیں جو سنت سے ثابت ہیں؟ (2)

۳) پتھروں کی تاثیرات بھی بتائی جاتی ہیں، مثلاً یہ کہ فلاں پتھر میں گرمی کو چوس لینے کی صلاحیت ہے، لہذا یہ بخار کو چوس لیتا ہے، یا یہ کہ اس سے جنات قابو میں آجاتے ہیں، یا غلام ہو جاتے ہیں، یا قریب نہیں آتے، یا مال زیادہ ملتا ہے۔ اس میں پوچھنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ ساری باتیں صحیح ہو سکتی ہیں یا ساری ہی غلط ہیں یا جو چیز ان میں تجربہ سے ثابت ہو جائے وہ صحیح سمجھی جائے۔ اگر یہ سوچ رکھی جائے کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں واقعی یہ تاثیرات رکھی ہوں تو اس نظریہ سے ان پتھروں کا استعمال جائز ہے۔ براہ کرم ان باتوں میں شرع شریف کا معتدل مزاج بیان فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (3)

مستفتی: عبدالرحمن بن عبداللہ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر: ٣٦/١٧٩٩
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملهم الصواب

(۱) عقیق وغیرہ بعض پتھروں کے فوائداور وتاثیر کے بارے میں عوام میں جو باتیں مشہور ہیں، وہ سنتِ صحیحہ سے ثابت نہیں، مثلاً ایک روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عقیق کے ساتھ انگوٹھی پہنو کیونکہ وہ بابرکت ہے(تختموا بالعقيق ، فإنه مبارك) زرد یاقوت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زرد یاقوت کی انگوٹھی پہننے والا ہرگز محتاج نہیں ہوگا، زمرد کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ فقر اور محتاجی کو دور کرتا ہے، وغیرہ(من تختم بالياقوت الأصفر لن يفتقر والزمرد ينفي الفقر) جبکہ محققین کی تحقیق کے مطابق مذکورہ روایات یا تو موضوع ہیں یا انتہائی کمزور اور ضعیف ہیں، یہی وجہ ہے کہ بہت سے محققین نے ان روایات کی صراحۃً تردید فرمائی، مثلاً علامہ عقیلی رحمہ اللہ نے عقیق والی روایت کو ذکر کرکے فرمایا کہ اس طرح کی کوئی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرے سے ثابت ہی نہیں، اور علامہ ابن الجوزیؒ نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا(لا يثبت في هذا شئ وذكره ابن الجوزي في الموضوعات)، نیز فیض القدیر میں علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کے حوالہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی سے متعلق اس طرح کی کوئی حدیث ثابت نہیں، علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوعات میں شامل فرمایا. اس لئے ان پتھروں کے بارے میں مبارک ہونے یا نفع ونقصان پہنچانے کا عقیدہ رکھنا جائز نہیں، تاہم کوئی خاص عقیدہ رکھے بغیر انکے استعمال کی گنجائش ہے جسکی تفصیل جواب نمبر (۳) میں ملاحظہ ہو۔

فی مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ۱۳/ ۱۳۰

وأما ما روي في التختم بالعقيق من أنه ينفي الفقر وأنه مبارك وأن من تختم به لم يزل في خير فكلها غير ثابتة على ما ذكره الحفاظ وفي حديث ضعيف أن التختم بالياقوت الأصفر يمنع الطاعون والله أعلم

فی الضعفاء الكبير للعقيلي ۹/ ۴۰۳،

عن عائشة ، قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « تختموا بالعقيق ، فإنه مبارك » . ولا يثبت في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء

وفی فيض القدير ۳/ ۳۱۰

وقال ابن رجب رحمه الله : وكل أحاديث التختم بالعقيق لا يثبت منها شئ وقال العقيلي : لا يصح في التختم به شئ وجزم في الميزان بأنه موضوع وروى ابن زنجويه بسند ضعيف عن علي كرم الله وجهه مرفوعا من تختم بالياقو ت الأصفر منع من الطاعون.

وفی فيض القدير ۳/ ۳۰۹

وروى تخيموا بمثناة تحتية أي اسكنوا العقيق وأقيموا به وقال حمزة الأصبهاني في التنبيه على التصحيف : الرواة يروونه تختموا بالعقيق وإنما هو تخيموا وهو اسم واد بظاهر المدينة قال ابن الجوزي : بعيد وقائله أحق بأن ينسب إليه التصحيف اه.

دار الافتاء

قال الحافظ ابن حجر في زهر الفردوس : لكن قول الأصبهاني لعله يعضده ما خرجه البخاري بلفظ أتاني جبريل فقال : صل في هذا الوادي المبارك يعني العقيق وقل عمرة في حجة اه.وفي الفتح روى أحمد عن عائشة تخيموا بالعقيق فإنه واد مبارك وقوله تخيموا بخاء معجمة وتحتية أمر بالتخيم والمراد به النزول هنالك اه.وقال في حديث له شأن من تختم بالعقيق وفق لكل خير وأحبه الملكان ومن خواصه تسكين الروع عند الخصام ويقطع نزف الدم (عق) من حديث محمد ابن زكريا البلخي عن الفضل بن الحسن الجحدري عن يعقوب بن الوليد المدني عن هشام عن أبيه عن عائشة ثم قال أعني العقيلي : ولا يثبت في هذا شيء ، وقال ابن الجوزي وتبعه المؤلف يعقوب كذاب يضع (وابن لال في مكارم الأخلاق ك في تاريخه هب خط وابن عساكر) في التاريخ خرجه هو والخطيب من طريق أبي سعيد شعيب بن محمد الشعيبي عن محمد بن وصيف الغامي عن محمد بن سهل بن الفضل عن خلاد بن يحيى عن هشام عن عروة عن عائشة (فر) كلهم (عن عائشة) رضي الله عنها قال الزركشي : رواه الديلمي عن عائشة رضي الله عنها وأنس وعمر وعلي وغيرهم بأسانيد متعددة وفي اليواقيت للمطرزي عن إبراهيم الحربي أنه صحيح اه.وخالفه المصنف فقال في الدرر سنده ضعيف وذلك لأن فيه أحمد بن عمير وغيره من الضعفاء وحكم ابن الجوزي بوضعه قال المؤلف في مختصر الموضوعات وأمثل ما ورد في هذا الباب حديث البخاري في تاريخه من تختم بالعقيق لم يقض له إلا بالتي هي أحسن اه.فهذا أصل أصيل فيه.

(۲) سوال کا مطلب واضح نہیں ،اگر مطلب یہ ہو کہ کون کون سے پتھروں کی تاثیر اور فوائد سنت سے ثابت ہیں۔تو اسکے بارے میں تفصیل اوپر آچکی ہے۔اور اگر مطلب کچھ اور ہو تو اسکی وضاحت کرکے دوبارہ حکم معلوم کیا جاسکتا ہے۔

(۳) جواہرات اور قیمتی پتھروں وغیرہ میں حق تعالیٰ شانہ نے کچھ طبّی خواص رکھے ہیں جیسے جڑی بوٹیوں، دواؤں ،علاقوں اور موسموں کے اپنے اپنے خواص ہیں۔جب یہ جواہرات اور قیمتی پتھر استعمال کئے جاتے ہیں تو اگر حق تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے تو انکے طبّی خواص اور فوائد ظاہر ہوجاتے ہیں،اور اگر منظور نہیں ہوتا تو ظاہر نہیں ہوتے،اس سے زیادہ انکی کچھ حقیقت نہیں ہے۔

اس لئے اگر کسی پتھر وغیرہ کے خواص تجربہ سے ثابت ہوں اور ان خواص کے پیش نظر یقینی اعتقاد رکھے بغیر شرعی حدود میں رہکر انگوٹھی میں پتھر بطورِ نگ رکھ کر استعمال کرلے (مثلاً مرد ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں اور عورتیں سونا چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کرلیں) تو شرعاً اسکی گنجائش ہے۔(ماخذہ: ۱۶ /۱۴۵)۔

فی حاشية ابن عابدين ۶/ ۳۶۰

قوله (والعقيق) قال في غرر الأفكار والأصح أنه لا بأس به لأنه عليه الصلاة والسلام تختم بعقيق وقال تختموا بالعقيق فإنه مبارك ولأنه ليس بحجر إذ ليس به ثقل الحجر وبعضهم أطلق التختم بيشب وبلور وزجاج قوله (وعمم منلاخسرو) أي عمم جواز التختم بسائر الأحجار حيث قال بعد كلام فالحاصل أن التختم بالفضة حلال للرجال بالحديث وبالذهب والحديد والصفر حرام عليهم بالحديث وبالحجر حلال على اختيار شمس الأئمة وقاضيخان أخذا من قول الرسول وفعله لأن حل العقيق لما ثبت بهما ثبت حل سائر الأحجار لعدم الفرق بين حجر وحجر وحرام على اختيار صاحب الهداية و الكافي أخذا من عبارة الجامع الصغير المحتملة لأن يكون القصر فيها بالإضافة إلى الذهب ولا يخفى ما بين المأخذين من التفاوت اه أقول لا يخفى أن النص معلول كما قدمناه فالإلحاق بما ورد به النص في العلة التي فيه أخذ من النص أيضا والنص على الجواز بالعقيق يحتمل عدم الثبوت عند المجتهد

دار الافتاء